Submission of E-contents

1. Name: DR.MD.ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: URDU/S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : UG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   B.A.(Hons), part-III, Paper-5th, Group-A
7. Title/Heading of e-content : SHAD EK AMUMI MOTALEA
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

24-08-202

شاد - ایک عمومی مطالعہ

B.A. (Hons), Part-III, Paper-5th, Group-A

درد کا تصوف، غالب کی بلندی اور میر کی یاس انگیزی اگر کہیں مشترکہ طور پر ملتی ہے تو وہ شاد جیسے باکمال شاعر کے کلام ہی میں ہے۔ شاد قدیم و جدید غزل کے درمیانی کڑی ہیں۔ اردو غزل میں ان کا منفرد مقام ہے۔ شاد نے اساتذۂ فن سے اثرات قبول کیے اور وقت کے تقاضے کے ساتھ چلے۔ درد، غالب اور میر جیسے شعراء کے کلام کی جملہ خوبیاں شاد کے یہاں موجود ہیں۔

شاد کا کلام ایک گلدستے کی طرح ہے جس میں اردو کے باکمال شعراء کا رنگ و آہنگ ہے۔ ان کے یہاں شعریت، تغزل، معاملہ بندی، سلاست، روانی، شیرینی، بانکپن، نزاکت، نرمی، رواں و شگفتہ الفاظ کی آمیزش سب کچھ ملتا ہے۔

شاد نے زمانے کے مذاق کے مطابق عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ شعر و سخن کا شوق فطرت نے بخشا تھا۔ ابتدا میں کئی استادوں سے اصلاحِ سخن لی مگر آخر میں شاہ الفت حسین کے شاگرد ہوئے۔

شاد عظیم آبادی نے ساری عمر اردو زبان و ادب کی خدمت کی اور مختلف اصنافِ سخن پر طبع آزمائی کی، مگر مرثیہ اور غزل میں بہت کامیاب ہوئے۔ خصوصاً غزل میں انہوں نے کمال حاصل کیا۔ ان کے کلام میں بلا کی شوخی اور پرکاری ہے۔ نیز روزمرہ اور عام فہم الفاظ کے استعمال پر ان کو قدرت حاصل تھی۔ کلام میں سنجیدگی، متفکرانہ پن، وقار، تمکنت ہے۔ غالب و میر کی طرح زندگی کے بارے میں انہوں نے فلسفیانہ طور پر سوچا ہے ۔

ستم ہے آدمی کے واسطے مجبور ہو جانا ٭ زمیں کا سخت ہو جانا فلک کا دور ہو جانا

شاد نے عربی اور فارسی کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ جس کے سبب ان کے کلام میں نہایت

سادگی، سلاست، گھلاوٹ نمایاں ہے۔ مشکل الفاظ نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں نظم کر جاتے ہیں۔ کلام میں اخلاق، فلسفہ، توحید اور عشقیہ جذبات کی ترجمانی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں: ؎

اگر مرتے ہوئے لب پر نہ تیرا نام آئے گا
تو میں مرنے سے درگزرا، مرے کس کام آئے گا

خموشی سے مصیبت اور بھی سنگین ہوتی ہے
تڑپ اے دل تڑپنے سے ذرا تسکین ہوتی ہے

جدید اردو غزل میں شاد اس صنف کے امام نظر آتے ہیں۔ انہوں نے قدیم و جدید کی آمیزش سے اردو غزل کو نیا روپ دیا ہے۔ ان کے مختلف موضوعات کے اشعار ان کی قادر الکلامی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں: ؎

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے
نگہ کی برچھیاں جو سہہ سکے سینہ اسی کا ہے
ہمارا آپ کا جینا نہیں، جینا اسی کا ہے

شاد عظیم آبادی کی غزل میں فلسفہ، اخلاق اور وحدت الوجود کے پرتو صاف دیکھے جا سکتے ہیں۔ انداز بیان میر کا ہے۔ کلام میں پختگی اور مضبوطی ہے۔ فصاحت، سلاست، مضمون آفرینی، بلند پروازی، معنویت سب ہی کچھ ان کے کلام میں ملتا ہے۔ دراصل شاد کا اصل کارنامہ اردو غزل کو تغزل کے حسن اور فکر و خیال کی وسعت سے ہمکنار کرنا ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: B.A. (Hons) Part-III, Paper-5th, Group-A
Title/Heading of E-content: SHAD EK AMUMI MOTALEA
Whatsapp No. 9431632576